آجا میرے بھائی

یہ شامِ غریباں میں تھی زینبؑ کی دہائی آجا میرے بھائی
میں رہ گئی اِس دشت میں تنہا مرے بھائی آجا میرے بھائی

اب اصغرؑ و اکبرؑ ہیں نہ شبیرؑ ہیں باقی غربت ہے بَلا کی
سب لُٹ گئی پردیس میں اماں کی کمائی آجا میرے بھائی

رو رو کے صدا دیتی تھی وہ درد کی ماری اے بھائی میں واری
مظلوم بہن سہہ نہیں پائے گی جدائی آجا میرے بھائی

کیوں پیاس کے ماروں کی نہیں سنتے ہو آہیں ویراں ہیں نگاہیں
کیا ایسی مرے بھیا تمہیں بھائی ترائی آجا میرے بھائی

جب زینبِؑ دلگیر چلی جانبِ زنداں بے حال و پریشاں
مُڑ مُڑ کے صدا دیتی رہی غم کی ستائی آجا میرے بھائی

جب شام کے بازار میں یہ قافلہ پہنچا اِک حشر تھا برپا
آواز لرزتے ہوئے ہونٹوں سے یہ آئی آجا میرے بھائی

اِک لاشہ لبِ نہر تڑپ جاتا تھا گوھرؔ تھا حشر کا منظر
جب کہتی تھی دل تھام کے یہ فاطمہؑ جائی آجا میرے بھائی